۷۸۶
۹۱۷

قبائل انتخاب

عرف انگوٹھے چومنا

از

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت محدث عظیم مفسر فہیم
مترجم قرآن کریم حضور مناظر اعظم علامہ حافظ قاری مفتی شاہ
سید محمد انتخاب حسین
قدیری اشرفی مداری مدظلہ البصیر
بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، ایڈیٹر ندائے اہلسنت دیکلی
بانی مرکز اہلسنت الجامعۃ القدیریہ (مجوزہ بصیری یونیورسٹی) ولپت پور
خطیب وامام ومتولی تخت والی مسجد محلہ کسرول مرادآباد شریف۔

ناشر

کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ
قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف یوپی انڈیا
قدیری کمپیوٹر مرکز مرادآباد شریف۔ فون: 2316405

انتساب

سیدنا امیر المومنین محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب رفیق

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق خلیفۂ اول

حضرت ابوبکر صدیق اکبر

اور

سیدنا امیر المومنین جگر گوشۂ سید المرسلین فخر زمن

حضرت امام حسن

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کے نام

جنکے مبارک عمل نے

قبائل انتخاب عرف **انگوٹھے چومنا**

کو روح بخشی

انتخاب

مقدمہ

الحمد لله الاحد الحميد الوهاب. البصير القدير التواب. والصلوٰة والسلام علیٰ حبيبه الاشرف الرشيد الانتخاب. لا نظير له ولا مثيل له ولا مثال له ولا جواب. واله واصحابه واحبابه الیٰ يوم الحساب.

اما بعد! میرے جد کریم حضرت سید محمد عبد اللطیف قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان سیدنا حضور تاج الفقراء غوث الاغواث حاجی شاہ جی محمد شیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔ میرے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان سیدنا حضور شاہ محمد یحییٰ میاں عرف ناظر جی شیری میرٹھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف بیعت رکھتے تھے۔ فقیر قدیری کی والدہ ماجدہ سیدنا تاج الشرفاء حضور قبلۂ عالم حضرت علامہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ مدظلہ النورانی نبیرۂ سرکار اللہ ھو میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشرف بہ بیعت تھیں اور فقیر قدیری سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف بیعت رکھتا ہے۔ پورا خاندان سنی صحیح العقیدہ ہے۔ میں اپنے ماحول میں دیکھا کرتا تھا اور خود بھی یہ عمل شریف کرتا تھا کہ جہاں پنجوقتہ اذان میں یا جمعہ کی اذان ثانی میں، تکبیر میں، محفل قُل شریف میں ماکان محمد پر انگوٹھے چومے جاتے تھے اور درود دعا پڑھی جاتی تھی مگر جب بھی ہماری مسجد میں یا ہمارے ہاں محفل قُل شریف میں کوئی وہابی موجود ہوتا تو انگوٹھے چومنے کی بجائے ناک میں انگلی گھماتا یا منہ پر ہاتھ پھیرتا اور اگر بہت ہی بدبودار ہوتا تو وہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی تصویر ہوتا۔

فقیر قدیری وہابی مدرسے میں پڑھتا تھا، جب وہابی مولویوں سے پوچھا کہ آپ لوگ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا نام سنکر انگوٹھے کیوں نہیں چومتے انہوں نے شاطرانہ جواب دیا اور کہا کہ جب آپ بڑے ہو جاؤ گے تو خود سمجھ جاؤ گے کہ ہم لوگ انگوٹھا کیوں نہیں چومتے۔

پھر یہی سوال اپنے والد ماجد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث شریف میں نام رسول سنکر انگھوٹھے چومنے کی بڑی فضیلتیں اور برکتیں وادر ہوئی ہیں تب سے مجھے لگن تھی کہ میں اس مسئلے کی تحقیق کروں۔ جب میں نے حصول علم کی منزل میں قدم رکھا اور تحقیقات کیں تو فراغت کے سال ہی میری یہ چوتھی تصنیف منظر عام پر آ گئی جو نذر ناظرین ہے۔

میری اس کتاب کا مطالعہ انگوٹھے چومنے کے مسئلے پر قارئین کو یقین کی دولت عطا کریگا۔ مزید معلومات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب مداری شریف کی پہلی جلد میں ''باب تقبیل الابہامین'' ملاحظہ فرمائیں۔

ابو الانتساب

سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری

عفاعنه البصیر

بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ۔ خطیب و امام و متولی تخت والی مسجد

بانی مرکز اہلسنت الجامعۃ القدیریہ (مجوزہ بصیری یونیورسٹی) دلپت پور

مالک و ایڈیٹر ندائے اہلسنت ویکلی (اردو و ہندی)

قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف یوپی انڈیا

یکم نومبر ۲۰۰۸ء

۹۱۷/۷۸۶

ناظرین کرام! رب العالمین جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ نے سیدنا اعلیٰ حضرت امام الانبیاء والمرسلین پیارے نبی مکی مدنی ﷺ کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے۔ ہر انسان بخوبی جانتا ہے کہ اللہ رب العالمین جَلَّ مَجْدُہٗ کے علاوہ ہر چیز عالم میں داخل ہے اور پھر عالم کی جمع عالمین ہے۔ یہاں سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ رب العالمین جَلَّ مَجْدُہٗ کی کُل مخلوق کیلئے رحمت ہیں۔

ہر انسان بدیہی طور پر جانتا ہے کہ زمانہ بھی مخلوق ہے اور زمانے تین ہوتے ہیں۔ ماضی، حال، مستقبل۔ یعنی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ماضی، حال، مستقبل تمام زمانوں کیلئے رحمت ہیں۔ ماضی میں رحمت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ عالم ظاہر میں جلوہ گر نہیں ہوئے تھے اسوقت بھی رحمت تھے۔ آیئے اب دیکھیں کہ عالم ظاہر میں جلوہ گر ہونے سے پہلے آپکی شان رحمت کیسے نمایاں ہوئی اور آپ کس کیلئے رحمت بنے۔

زمانۂ ماضی میں رحمۃ للعالمین کی شانِ رحمت

اس سلسلے میں سید البشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا نام نامی اسم گرامی پیش کرتا ہوں۔ جب رب العالمین جَلَّ مَجْدُہٗ نے ابو البشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں سکونت عطا فرمائی اور ابو البشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام اور سیدتنا حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ ارشاد فرمایا کہ:

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔

(ترجمہ) اور ہم نے فرمایا اے آدم! رہائش کریں آپ اور آپکی بیوی جنت میں اور کھاؤ دونوں اس میں سے بے تکلف، جہاں سے آپ دونوں کا دل چاہے اور نہ قریب جانا آپ دونوں اس درخت کے، ورنہ ہو جائینگے آپ دونوں حد سے گزرنے والوں میں سے۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴)

مگر شیخ نجدی شیطان لعین نے انہیں یہ باور کرا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے درخت کے قریب جانے کو منع فرمایا ہے اس درخت کے پھل کھانے کو منع نہیں فرمایا ہے۔ ابوالبشر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی قوت اجتہادی نے بھی اسے قبول کر لیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے بھی یہی سوچا کہ درخت کے قریب جانے کو رب العالمین جَلَّ مَجْدُہٗ نے منع فرمایا ہے اس درخت کے پھل کھانے کو منع نہیں فرمایا۔ لہٰذا آپ نے اس درخت سے پھل تناول فرمالیا۔ حالانکہ منشاء رب العالمین جَلَّ مَجْدُہٗ یہ تھی کہ اس درخت کے پھل کھانا تو در کنار درخت کے قریب بھی نہ جانا۔ اس خطاء اجتہادی کے پیش نظر رب العالمین جَلَّ مَجْدُہٗ نے حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کو جنت سے دنیا کی طرف منتقل فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے:

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ

(ترجمہ) پھر پھسلا دیا دونوں کو شیطان نے اس سے، تو نکال دیا اللہ نے دونوں کو اس جگہ سے دونوں رہ رہے تھے جہاں اور ہم نے فرمایا نیچے چلے جاؤ تمہارا بعض بعض کا دشمن ہے اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانہ ہے اور فائدہ ہے ایک وقت تک۔

(البصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴)

حضرت آدم علیہ السلام سرندیپ (ہندوستان) میں اور حضرت حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جدہ (عرب) میں اتارے گئے اور شیطان لعین ابلہ (بصرہ) میں پھینکا گیا۔ جب سیدنا حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں جلوہ افروز ہوئے تو تین سو سال تک روتے رہے اور بارگاہ ایزدی میں دعائیں کرتے رہے اور تین سو سال تک شرم وحیاء سے آسمان کیطرف نظر نہ اٹھائی۔ تین سو سال تک گریہ وزاری اور گڑگڑا کر بارگاہ رب العالمین جل مجدہ میں دعائیں کرتے رہے لیکن باب اجابت وا نہوا۔ تین سو سال کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کو یاد آیا کہ جب رب العالمین جل مجدہ نے مجھے لبادہ وجود بخشا تھا اور مجھے زندگی کی پرکیف نعمت سے سرفراز فرمایا تھا اور میں نے سب سے پہلے جو آنکھ کھولی تھی تو دیکھا تھا کہ عرش بریں پر لکھا ہوا ہے لاالہ

الاالله محمد رسول الله (ﷺ) میں نے اسی وقت سمجھ لیا تھا کہ رب العالمین جل مجدہ کی بارگاہ میں اگر کسی کو مقام خاص حاصل ہے تو وہ ذات ہے رحمۃ للعالمین سید المرسلین شفیع المذنبین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی۔ اسلئے کہ رب العالمین جل مجدہ نے اپنے اسم جلالت کیساتھ اپنے پیارے محبوب رحمۃ للعالمین ﷺ کا نام نامی اسم گرامی لکھا ہے۔ لہٰذا حضرت آدم مچل اٹھے اور بارگاہ رب العالمین جل مجدہ میں ہاتھ اٹھا کر عرض کرنے لگے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَكَرَامَتِهٖ عَلَيْكَ اَنْ تَغْفِرَلِيْ خَطِيْئَتِيْ.

(ترجمہ) اے ہمارے مالک نقصان کیا ہم نے اپنا اور اگر نہ مغفرت فرمائے تو ہماری اور نہ رحم فرمائے تو ہم پر تو ہو جائینگے ہم نقصان اٹھانیوالوں میں سے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۲۰)

اے اللہ میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے جاہ و مرتبہ کے طفیل اور اس کرامت کے صدقے جو انہیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں (رواہ ابن منذر)

جب سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے رب العالمین جلّ مجدہٗ کی بارگاہ میں جناب رحمۃ للعالمین ﷺ کو وسیلہ بنایا تو رب العالمین جل مجدہ نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی دعاء قبول فرمائی۔ ارشاد رب قدیر ہے:

فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

(ترجمہ) پھر سیکھ لیں آدم نے اپنے مالک سے کچھ باتیں، تو توبہ قبول فرمائی آدم کی، بیشک وہ بہت توبہ قبول فرمانیوالا بے انتہا رحمت فرمانیوالا ہے (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۴)

یہاں سے یہ حقیقت روز روشن سے بھی زیادہ روشن ہوگئی کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے زمانہ ماضی میں یعنی قبل ولادت شریفہ بھی اپنی شان رحمۃ للعالمینی کے جلوے دکھائے اور آپ زمانہ ماضی میں بھی منصب رحمۃ للعالمینیت پر فائز تھے۔ شعر:

خطائے اجتہادی کی معافی کیلئے واللہ
بنایا ہے وسیلہ حضرت آدم نے نام انکا (یا نبی)

زمانہ حال میں رحمۃ للعالمین کی شان رحمت

اب دیکھیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ زمانہ حال میں کسطرح رحمت ہیں اور آپ نے زمانہ مستقبل میں شان رحمت کے کیسے کیسے جوہر دکھائے اگر اسی موضوع پر قلم اٹھایا جائے تو کارخانہ عالم اپنی کم مائیگی کا اعتراف کرسکتا ہے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت کا موضوع مکمل نہیں ہوسکتا مگر پھر بھی اختصاراً آپ ﷺ کی شان رحمت کی ایک جھلک پیش کردوں۔

جب کفار و مشرکین نے قرآن عظیم کی رفعت وعظمت اور اسکے کلامِ رب العالمین جل مجدہ ہونے کا انکار کیا۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ.

(ترجمہ) اور جب کہا کفار نے اے اللہ! اگر ہے یہ قرآن سچا، تیری طرف سے، تو برسادے ہم پر پتھر آسمان سے، یالا تو ہم پر عذاب الم دینے والا (البصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۲)

یہ تھا کفار و مشرکین کا بارگاہ رب العالمین جل مجدہ میں کتنا گستاخانہ سوال، لیکن رب العالمین جل مجدہ نے کفار و مشرکین کو کتنا پیارا جواب عنایت فرمایا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

(ترجمہ) اور نہیں ہے اللہ کی یہ شان کہ عذاب دے انکو حالانکہ آپ ان میں جلوہ فرما ہیں اور نہیں ہے اللہ عذاب دینے والا انکو جب تک وہ مغفرت مانگ رہے ہیں۔

(البصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۲)

کفار و مشرکین رب العالمین جل مجدہ سے عذاب طلب کررہے ہیں لیکن رب العالمین جل مجدہ فرمارہا ہے مگر اب تم میں شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ﷺ کو مبعوث فرمادیا ہے لہٰذا تم پر عذاب نہیں بھیجا جائیگا۔

ناظرین کرام! زمانہ حال میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت کے کیسے

جلوے نظر آرہے ہیں۔ زمانہ ماضی اور زمانہ حال میں جناب رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان رحمت آپ نے ملاحظہ فرمائی۔

زمانہ استقبال میں رحمۃ للعالمین کی شان رحمت

اب دیکھیں زمانہ استقبال میں رحمۃ للعالمین کی شان رحمت نے ہمارے لئے کیا کیا اور کیا کرےگی۔ یہاں دو سوال پیدا ہو گئے۔

سوال نمبر ۱: زمانہ مستقبل میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت نے ہمارے لئے کیا کیا؟

سوال نمبر ۲: زمانہ مستقبل میں جناب رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان رحمت ہمارے لئے کیا کرے گی؟

جواب نمبر ۱: مرنے کے بعد انسان نہ تو کوئی اچھا عمل کرسکتا ہے اور نہ برا۔ یعنی نہ تو اچھے کام کر کے معصیت کے دفتر کو مٹا سکتا ہے اور نہ ارتکاب معصیت کر کے نیکیوں کے دفتر کو برباد کرسکتا ہے یعنی انسان کو وہاں اچھے برے اعمال کی طاقت وقوت نہیں رہتی۔ اگر دنیا میں اچھے اعمال کئے ہیں تو انکی جزا ملے گی اور اگر برے اعمال کئے ہیں تو انکی سزا ملے گی لیکن اس کس مپرسی کے عالم میں بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رحمت کام آئیگی۔

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِأَةَ اَلْفِ مَرَّةٍ وَجَعَلَ الثَّوَابَ لِلْمَيِّتِ غُفِرَلَهٗ وَاِنْ كَانَ مُوْجِباً لِلْعُقُوْبَةِ.

(ترجمہ) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ جس نے ایک لاکھ مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا اور اسکا ثواب میت کو بخشدیا تو میت کی مغفرت فرمادیجائیگی اگرچہ وہ میت سزا کے لائق ہی کیوں نہو۔ (ملفوظات مخدوم جہانیاں جلد ۲ صفحہ ۶۲ے)

فائدہ: اسی کو مسلمانوں کی اصطلاح میں تیجہ کہتے ہیں۔ اسکی مکمل تفصیل کیلئے فقیر قدیری کی کتابیں" مشاغل انتخاب عرف ثبوت ایصال ثواب' اور اسلام میں ایصال ثواب' اور مداری

شریف جلد اول باب ایصال الثواب" ملاحظہ فرمایئے۔
جواب نمبر۲: ایک مرتبہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی چشمان کرم آنسوؤں کے گہر لٹا رہی تھیں اور دونوں ہاتھ بارگاہ رب العالمین جل مجدہ میں اٹھے ہوئے تھے اور لب پر **اللھم امتی اللھم امتی** کی صدائیں تھیں۔ رب العالمین جل مجدہ نے فرمایا اے جبریل ہمارے محبوب کی بارگاہ میں جاؤ اور ہماری طرف سے دریافت کرو کہ اے محبوب اشکباری کی وجہ کیا ہے؟ (حالانکہ خود بھی جانتا ہے) جبریل امین بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے حسب حکم دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے غم امت کا اظہار فرمایا۔ جبریل امین نے بارگاہ رب العالمین میں عرض کیا کہ اے رب العالمین جل مجدہ تیرے پیارے نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کو امت کے غم نے رُلایا ہے۔ رب العالمین جل مجدہ نے جبریل امین کو حکم دیا کہ اے جبریل جاؤ اور ہمارے محبوب رحمۃ للعالمین ﷺ سے کہدو کہ ہم آپکو آپکی امت کے بارے میں عنقریب راضی کردینگے اور آپکو گراں خاطر نہونے دینگے۔ جب ارشاد باری ہوا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہونگا۔
ناظرین کرام! یہاں سے پورے طور پر یہ بات معلوم ہوگئی کہ مستقبل میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہمارے لئے کیا کرینگے۔ زمانہ ماضی ہو یا زمانہ حال یا زمانہ مستقبل وہ ہر زمانے کیلئے رحمت ہیں کیونکہ انہیں رب العالمین جل مجدہ نے رحمۃ للعالمین بنایا ہے شعر:

وہی ہیں ماضی وحال اور استقبال کی رحمت
خدانے رحمۃ للعالمین ان کو بنایا ہے (بانی)

ناظرین کرام! سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دنیا اور عقبیٰ دونوں ہی کیلئے رحمت ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کا ہر گوشہ ہماری دنیوی زندگی اور اخروی زندگی دونوں کیلئے فائدہ مند ہے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت طیبہ کے فوائد ہمیں نظر آگئیں یا نہ آئیں۔ اب میں آپکے سامنے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی دنیا و عقبیٰ میں شان رحمت کی جھلکیاں پیش کروں اور احادیث طیبہ نذر تحریر کروں۔ جس سے میں اپنے موضوع

کی طرف بھی رجوع کرسکوں اور آپکو بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رحمت کے مزید جلوے نظر آجائیں۔

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ مکمل رحمت ہے اور آپکے ارشادات عالیہ رحمت ہی رحمت ہیں۔آپ سے نسبت غلامی بھی سراپا رحمت ہے۔آپ سے اظہار عقیدت کے انداز بھی پیکر رحمت ہیں مثلاً اظہار عقیدت کا اک یہی انداز کہ جب مؤذن نے اذان میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مقدس نام لیا اور غلامان نبوی نے اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں سے لگائے۔بظاہر تو یہ ایک بہت مختصر اور آسان عمل ہے مگر اس مبارک عمل میں رحمتوں کا بحر ذخار موجزن ہے اور دنیا و عقبیٰ کے عظیم الشان فوائد موجود ہیں۔

دنیا میں شان رحمۃ للعالمینی کے جلوے

ناظرین کرام! پہلے وہ احادیث کریمہ پیش کرتا ہوں جن میں دنیوی فوائد مذکور ہیں۔

حدیث نمبر(۱): عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامِ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللهِ مَرْحَباً بِحَبِيْبِىْ وَقُرَّةِ عَيْنِىْ مُحَمَّدِابْنِ عَبْدِاللهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثُمَّ يُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَرْمَدْ اَبَداً۔

(ترجمہ) سیدنا حضرت خضر علیہ السلام سے مروی ہے بیشک انہوں نے فرمایا کہ جب مؤذن سے سنے وہ کہہ رہا ہے اشهد ان محمدارسول الله تو مرحبا بحبیبی وقرة عینی محمد بن عبد الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم کہے پھر چومے اپنے دونوں انگوٹھوں کو اور رکھے دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر کبھی آنکھیں نہ دُکھیں۔(مقاصد حسنہ)

حدیث نمبر(۲): وَقَالَ الطَّاؤسِىُّ اَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الشَّمْسِ مُحَمَّدِابْنِ اَبِىْ نَصْرِالْبُخَارِىِّ خَوَاجَةُ حَدِيْثُ مَنْ قَبَّلَ عِنْدَ سِمَاعِهِ مِنَ الْمُؤَذِّنِ كَلِمَةَ الشَّهَادَةِ ظُفْرَىْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَ قَالَ عِنْدَ الْمَسِّ

اللّٰهُمَّ احْفَظْ حَدَقَتِيْ وَنَوِّرْهُمَا بِبَرَكَةِ حَدَقَتِيْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ وَنَوِّرْهُمَا لَمْ يَعْمَ۔

(ترجمہ) حضرت طاؤس فرماتے ہیں انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد ابن ابی نصر بخاری سے حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمۂ شہادت سنکر اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ احْفَظْ حَدَقَتِيْ وَنَوِّرْهُمَا بِبَرَكَةِ حَدَقَتِيْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ وَنَوِّرْهُمَا لَمْ يَعْمَ۔ تو وہ اندھا نہ ہو۔ (مقاصد حسنہ)

حدیث نمبر (۳): عَنِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَام اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرْحَباً بِحَبِيْبِيْ وَقُرَّةِ عَيْنِيْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ وَيُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ.

(ترجمہ) سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بیشک انہوں نے فرمایا کہ جب مؤذن سے سنے کہ وہ کہہ رہا ہے اشهد ان محمد ارسول الله تو پڑھے مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد ابن عبدالله ﷺ اور چومے اپنے دونوں انگوٹھوں کو اور رکھے اپنی دونوں آنکھوں پر نہ اندھا ہو اور نہ آنکھیں دکھیں۔ (مقاصد حسنہ)

حدیث نمبر (۴): وَحَضْرَتْ شَيْخْ اِمَامْ اَبُوْ طَالِبْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ الْمَكِّيْ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهُ در قوت القلوب روایت کردہ از ابن عیینہ کہ پیغمبر خدا ﷺ بمسجد در آمد وابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظفر ابہامیہ چشم خود را مسح کرد و گفت قرة عيني بك يا رسول الله وحضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ از اذان فراغت روئے نمود حضرت رسول اللہ فرمود کہ ابا بکر ہر کہ بگوید آنچے تو گفتی از روئے شوق بلقائے من و بکند آنچے تو کردی خدا در گزارد وگناہان وبرآنچے باشد کہنہ خطاء وعمد انہان وآشکارا۔ در مضرات بدیں وجہ نقل کرد۔ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اِسْمِيْ فِيْ

الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ اَبَداً۔

(ترجمہ) اور حضرت شیخ امام ابو طالب محمد ابن علی مکی بلند کرے اللہ تعالیٰ انکے رتبے کو کہ کتاب قوت القلوب میں سیدنا حضرت عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رحمۃ للعالمین ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں سے اپنی آنکھوں کو ملا اور کہا قرة عيني بك يارسول الله اور جب سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوکر حاضر ہوئے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! جو شخص وہ کہے جو تو نے کہا اور جو شخص وہ کرے جو تو نے کیا شوق اور میری محبت کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیگا۔ اسکے گناہ کتنے ہی ہوں نئے ہوں کہ پرانے قصداً ہوں کہ بھول کر چھپے ہوں کہ ظاہر۔ ایسے ہی جامع المضمرات میں نقل کیا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص نے اذان میں میرا نام سنا پھر اس نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما اور اپنی آنکھوں پر لگایا کبھی اندھا نہو۔ (تعلیقات جدیدہ حاشیہ تفسیر جلالین شریف صفحہ ۳۵۷ جامع المضمرات)

ناظرین کرام! ان احادیث شریفہ سے اظہر من الشمس ہے کہ انگوٹھے چومنے میں بظاہر دو فائدے دنیوی ہیں اور بباطن نہ جانے کتنے ہونگے۔

عقبیٰ میں شان رحمۃ للعالمین کے جلوے

اب وہ احادیث مبارکہ ملاحظہ فرمایئے جن میں ہمارے اخروی فوائد مذکور ہیں۔ اس سلسلے میں بھی چند احادیث کریمہ پر اکتفاء کرونگا قلت اوراق کی وجہ سے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک سچے اور پکے مسلمان کیلئے ایک حدیث پاک ہی کافی ووافی ہے بخلاف منافقین ومخالفین کے اگر انکے سامنے انگنت احادیث کریمہ رکھدیجئے تب بھی اپنی نفاق آلود فطرت وعادت پر قائم رہینگے۔

حدیث نمبر (۱): رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ

مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ وَوَضَعَ اِبْهَامَیْهِ عَلٰی عَیْنَیْهِ فَاَنَاطَالِبُهٗ فِی صُفُوْفِ الْقِیَامَةِ وَقَائِدُهٗ اِلَی الْجَنَّةِ۔

(ترجمہ) روایت کیا گیا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کہ بیشک انہوں نے فرمایا جس شخص نے اذان میں میرا نام پاک سنا اور اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا پس میں تلاش فرماؤنگا اسکو قیامت کی صفوں میں اور میں اسکی قیادت فرماؤنگا جنت کیطرف۔ (صلوٰۃ مسعودی جلد ۲ صفحہ ۹۴)

حدیث نمبر (۲): ذَکَرَهُ الدَّیْلَمِیُّ فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیاً وَ قَبَّلَ بَاطِنَ الْاَنْمِلَتَیْنِ السَّبَّابَتَیْنِ وَمَسَحَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَافَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْحَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

(ترجمہ) بیان کیا ہے دیلمی نے کتاب "مسند الفردوس" میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے بیشک سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مؤذن کا قول اشهد ان محمداً رسول الله سنا تو یہ دعا پڑھی رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَّبِمُحَمَّدٍ صلی الله علیه وسلم نَبِیاً اور شہادت کی انگلیوں کے پورے باطنی جانب سے چومے اور اپنی آنکھوں پر ملے۔ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے ایسا کیا جیسا کہ میرے دوست صدیق اکبر نے کیا تو اس شخص کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (مقاصد حسنہ) شعر:

اذاں میں جب مؤذن نام لیگا شاہ طیبہ کا
ہمیں بوبکر کی وہ پیاری سنت یاد آئے گی (یامی)

ناظرین کرام! چونکہ اور احادیث طیبہ بھی قریب قریب اسی مضمون کی ہیں لہٰذا میں ان ہی

احادیث کریمہ پر اکتفا کر رہا ہوں لیکن ان ہی چند احادیث کریمہ سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رحمت بے پایاں کا پتہ چلتا ہے اور یہ حقیقت پورے طریقے سے دلنشیں ہو جاتی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر عالم کیلئے رحمت ہیں۔ خواہ وہ عالم دنیا ہو یا عالم عقبیٰ۔ عمل بظاہر بہت ہی آسان ومختصر ہے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رحمت نے اسی بہانے نواز لیا اور کیسی عظیم الشان بارانِ رحمت ہوئی اور کیوں نہ ہو جبکہ رب العالمین جل مجدہ کے محبوب رحمۃ للعالمین کے نام اقدس کی تعظیم کی ہے۔ بہر حال ہم تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے امتی وغلام ہیں لیکن وہ حضرات جنہوں نے نہ تو کلمہ پڑھا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا اور نہ امت ہی ہیں اگر انہوں نے کبھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کو چوم لیا اور اسکی تعظیم وتوقیر کی تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رحمت نے انہیں بھی اپنے دامن میں چھپالیا۔ ملاحظہ فرمائیے:

سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے زمانے میں ایک شخص تھا جس نے دوسو سال رب العالمین جل مجدہ کی نافرمانی کی۔ آخر ایک دن دستِ اجل دراز ہوا اور اس شخص کو اُچک لیا۔ اس شخص کی لاش کو کوڑے پر پھینک دیا گیا رب العالمین جل مجدہ نے سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اے موسیٰ ہمارے اس پیارے بندے کو پورے عزت ووقار کے ساتھ دفن کرو اور ہم سے اسکے لئے دعائے مغفرت کرو۔ سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے بارگاہ رب العالمین جل مجدہ میں عرض کیا کہ اے رب العالمین جل مجدہ، عام لوگ اسے گنہگار جانتے ہیں اور اسکو فاسق وفاجر بدکار عصیاں شعار جانتے ہیں۔ رب العالمین جل مجدہ نے سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

اَلَا اَنَّہٗ کَانَ کُلَّمَا نَشَرَ التَّوْرَاۃَ وَنَظَرَ اِلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) قَبَّلَہٗ وَوَضَعَہٗ عَلٰی عَیْنَیْہِ وَصَلّٰی عَلَیْہِ فَشَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ وَغَفَرْتُ ذُنُوْبَہٗ۔

(ترجمہ) لیکن جب کبھی ہمارے اس بندے نے توریت شریف کھولی اور ہمارے محبوب رحمۃ للعالمین ﷺ کا پیارا نام دیکھا تو اس نے اسے چوما اور اپنی آنکھوں سے

لگایا اور اس پر درود پاک پڑھا۔ اے موسیٰ اب ہم نے اسے نواز لیا ہے اور اسکے تمام گناہ بخشدیے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین)

ناظرین کرام! یہاں سے دو باتیں معلوم ہوگئیں۔ ایک تو یہ کہ نام رحمۃ للعالمین ﷺ کو تعظیم و توقیر کے ساتھ چومنا اور اپنی آنکھوں سے لگانا گویا کہ اپنے گناہوں کو مٹانا ہے۔ دوسرے یہ کہ اپنے آپکو رب العالمین کی بارگاہ میں مقبول و محبوب بنانا ہے۔ قابل غور یہ بات ہے کہ جب یہ غیر امتی اور وہ بھی گنہگار، بدکردار، عصیاں شعار، خطا کار انسان سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام پاک چومے اور آنکھوں سے لگائے اسکے دو سو سال کے گناہ بخشے جائیں اور وہ رب العالمین کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہو جائے تو جب غلامان نبوی انتہائی عقیدت و احترام اور عزت و اکرام سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نام پاک کو چومیں یا نام پاک کو سنکر انگوٹھے چومیں تو کیا رب العالمین جل مجدہ کے محبوب و مقبول نہیں ہو جائینگے؟ ضرور ضرور ہو نگے۔ میرا تو مکمل یقین یہ ہے کہ تمام غلامان نبوی رحمت رب العالمین جل مجدہ اور رحمت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے مستحق ہیں اور دارین میں رحمتوں سے نوازے جائینگے۔ ان مذکورہ روایات مبارکہ کے بعد یہ کہنا کہ اذان میں چومنے کی تو بات چلو کچھ ملتی بھی ہے مگر ہر جگہ نام رسول سنکر انگوٹھے چومنا یا نام پاک کو چومنا کہاں ہے۔ بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔ یہ روایات مبارکہ اور اس جیسی بہت سی روایات مبارکہ کو سامنے رکھنے کے بعد یہ فیصلہ عشاق صد فیصد درست ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کا نام سنے تو انگوٹھے چومے اور اپنی آخرت کو چمکائے اس نام کی برکتوں کو ایمان والے ہی جانتے ہیں۔

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی کیسا عظمتوں اور رحمتوں والا ہے ملاحظہ فرمائیے۔ رب العالمین جل مجدہ حدیث قدسی میں اپنے محبوب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے فرماتا ہے:

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُعَذِّبُ اَحَداً تُسَمّٰی بِاسْمِكَ فِی النَّارِ.

(ترجمہ) مجھے میرے عزت و جلال کی قسم میں اسکو جہنم میں نہ ڈالوں گا جسکا نام آپکے

نام پر ہے (یعنی جسکا نام محمد ہے)۔ (دلائل النبوت شریف)

ان احادیث شریفہ سے یہ بات آفتاب سے بھی زیادہ تابندہ و درخشندہ ہو جاتی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تعظیم و توقیر کسی بھی انداز میں کیجائے تو گویا کہ پروانۂ مغفرت حاصل کرنا اور اپنے آپکو مستحق رحمت بنانا ہے اور یہاں یہ حقیقت بھی لائق ذکر ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نام پاک کی جب یہ عزت و عظمت یہ شان و شوکت یہ برکت و رحمت ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات ستودہ صفات کی عظمتوں، رفعتوں، برکتوں، رحمتوں کا کیا عالم ہوگا جیسا کہ محفل میلاد مبارک میں قیام وسلام۔

تجربات و مشاہدات کی روشنی میں

آیئے! اب تجربات و مشاہدات کی روشنی میں بھی جائزہ لیں کہ کیا ان احادیث طیبہ پر بزرگان کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عمل کیا ہے اور جو فوائد دنیوی ان احادیث کریمہ میں مذکور ہیں یہ فوائد دنیا میں اس عمل کے بعد انہیں میسر آئے ہیں یا نہیں۔ اس سلسلے میں مشہور و معروف اولیاء کرام و بزرگان دین کے اسماء شریفہ پیش کرتا ہوں تا کہ احادیث کریمہ کے صادق ہونے کی مزید تحقیق ہو جائے اور منافقین کو بھی قلبی سکون و اطمینان اور دولت ایمان نصیب ہو۔ ملاحظہ فرمایئے:

تجربہ نمبر (۱): قَالَ اِبْنُ صَالِحٍ وَاَنَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنْهُمَا اِسْتَعْمَلْتُهُ فَلَمْ تَرْمُدْ عَيْنِيْ وَ اَرْجُوْ اَنْ عَافِيَتَهُمَا تَدُوْمُ وَ اَنِّيْ اَسْلَمُ مِنَ الْعَمٰى اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(ترجمہ) حضرت عبداللہ ابن صالح مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے حمد و شکر جب سے میں نے اس عمل کے بارے میں دو بزرگوں سے سنا میں نے اس پر عمل کیا تب سے میری آنکھیں نہ دکھیں اور امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اچھی رہیں گی اور میں اندھا ہونے سے محفوظ رہونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (مقاصد حسنہ)

تجربہ نمبر (۲): عَنْ اَخِ الْفَقِيْهِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْبَابَا فِيْمَا عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّهٗ هَبَّتْ

رِيْحٍ فَوَقَعَتْ مِنْ جِهَةٍ فِيْ عَيْنِهٖ وَاَعْيَاهُ خُرُوْجُهَا وَاَلَمَتْهُ اَشَدَّ الْاَلَمِ وَ اَنَّهٗ لَمَّا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ذٰلِكَ فَخَرَجَتِ الْحَصَاةُ مِنْ فَوْرِهٖ قَالَ الرَّدَّادُ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهٰذَا يَسِيْرٌ فِيْ جَنْبِ فَضَائِلِ الرَّسُوْلِ ﷺ۔

(ترجمہ) فقیہ محمد ابن البابا رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بھائی سے روایت ہے کہ وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہوا چلی ایک کنکری انکی آنکھ میں گر پڑی نکالتے نکالتے تھک گئے ہرگز نہ نکلی نہایت سخت درد پہونچایا۔ جب انہوں نے مؤذن سے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ تو انہوں نے وہی دعا پڑھی فوراً کنکری آنکھ سے نکل گئی۔ حضرت ردادرضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں سیدنا اعلٰی حضرت پیارے نبی ﷺ کے فضائل کے بارے میں اتنی بات کیا چیز ہے۔ (مقاصد حسنہ)

تجربہ نمبر (۳): نُقِلَ عَنِ الشَّيْخِ الْعَالِمِ الْمُفَسِّرِ الْمُحَدِّثِ نُوْرِ الدِّيْنِ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ بَعْضُهُمْ لَقِيْتُهٗ وَقْتَ الْاَذَانِ فَلَمَّا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَبَّلَ اِبْهَامَيْ نَفْسِهٖ وَمَسَحَ بِالظُّفْرَيْنِ اَجْفَانَ عَيْنَيْهِ مِنَ الْمَاقِ اِلٰى نَاحِيَةِ الصُّدْغِ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عِنْدَ كُلِّ تَشَهُّدٍ مَرَّةً مَرَّةً فَسَئَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كُنْتُ اَفْعَلُهٗ ثُمَّ تَرَكْتُهٗ فَمَرِضَتْ عَيْنَايَ فَرَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَامًا فَقَالَ لِمَ تَرَكْتَ مَسْحَ عَيْنَيْكَ عِنْدَ الْاَذَانِ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَبْرَءَ عَيْنَاكَ اِفْعَلْ فِي الْمَسْحِ فَسْتَيْقَظْتُ وَمَسَحْتُ فَبَرَأَتْ وَلَمْ يُعَادْ فِيْ مَرَضِهَا اِلَى الْاٰنَ۔

(ترجمہ) حضرت شیخ علامہ مفسر ومحدث نورالدین خراسانی سے منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ انکو اذان کے وقت ملے جب انہوں نے مؤذن کو اشھد ان محمدا رسول اللہ کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے اپنے انگوٹھے چومے اور ناخنوں کو اپنی آنکھوں کی پلکوں پر آنکھوں کے کونے سے لگایا اور کنپٹی کے کونے تک

پہونچایا۔ پھر ہر شہادت کے وقت ایک ایک بار کیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو کہنے لگے کہ میں پہلے انگوٹھے چوما کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ پس میری آنکھیں بیمار ہو گئیں۔ تب میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے اذان کے وقت انگوٹھے آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دیے ہیں اگر تم چاہو کہ تمہاری آنکھیں اچھی ہو جائیں تو پھر انگوٹھے آنکھوں سے لگانا شروع کر دو۔ پھر میں خواب سے بیدار ہو گیا پھر میں نے انگوٹھے آنکھوں سے لگانا شروع کر دیے پھر میں اچھا ہو گیا اور اب تک مجھ کو وہ مرض نہ ہوا۔ (شرح کفایۃ الطالب الربانی صفحہ ۱۷۰)

ناظرین کرام! یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اس بات کو بیان فرمانے والے کوئی ملو پنچو نہیں بلکہ شیخ وقت عالم دین مفسر قرآن اور جلیل القدر محدث ہیں اور وہ اپنا تجربہ اور مشاہدہ نقل فرما رہے ہیں۔ اتنی زبردست علمی روحانی شخصیت کا علمی اور روحانی' تجرباتی مشاہداتی گواہی کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا نہ ہی بھیڑ چال کہا جا سکتا ہے جیسا کہ بعض کم علموں کا خیال ہے بلکہ یہ تجربہ اور مشاہدہ انگوٹھا چومنے کی احادیث کریمہ کی تصدیق و تحقیق ہے۔

بلکہ ۱۹۷۱ء کے شروع میں ہندوستان میں آنکھیں دکھنے کا مرض پھیلا۔ لوگ عموماً اس آفت ناگہانی میں مبتلا ہو گئے لیکن جو حضرات اس مبارک عمل کے عامل تھے یا ہو گئے بفضل رب العالمین جل مجدہ و بکرم رحمۃ للعالمین ﷺ وہ اس موذی مرض سے محفوظ و مامون رہے اور ان ہی وبائی ایام میں مراد آباد شریف اور بیرون مراد آباد شریف میں نے اس مبارک و مفید عمل کو مسلمانوں تک پہونچایا اور مسلمان اس سے فیضیاب ہوئے۔

بہر حال تجربات کی دنیا میں بھی اس مبارک و مفید عمل کا حق ہونا ثابت ہو گیا۔ اب اسی مسئلہ کو حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فقہی دنیا میں دیکھیں کہ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کتب فقہ میں ان مذکورہ احادیث طیبہ سے مسائل اخذ کیے ہیں یا نہیں اور انہیں قابل عمل سمجھا ہے یا نہیں یا ضعیف حدیث کہہ کر چھوڑ دیا ہے کیونکہ منافقین و مخالفین

عام طور پر یہ کہہ کر دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ حدیثیں ضعیف ہیں اور قابل عمل نہیں لائق سند نہیں لیکن اگر حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان احادیث کریمہ سے مسائل نکالے ہیں اور ان احادیث کریمہ کی روشنی میں مسائل بیان فرمائے ہیں اور ان احادیث کریمہ کو احادیث کریمہ مانا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ منافقین ومخالفین یہ کہہ کر قوم کو گمراہ کریں اور اپنی منافقت پر پردہ ڈالیں کہ یہ احادیث طیبہ ضعیف ہیں۔ اگر یہ احادیث طیبہ گڑھی ہوئی ہوتیں یا بے اعتبار ہوتیں یا لائق عمل نہ ہوتیں یا قابل احترام نہ ہوتیں تو حضرات فقہائے کرام رضی اللہ عنہم ان احادیث طیبہ سے ہرگز ہرگز نہ مسائل فقہ اخذ فرماتے اور نہ بیان فرماتے کیونکہ گڑھی ہوئی احادیث یا بے اعتبار احادیث سے نہ تو مسائل نکالے جاتے ہیں اور نہ بیان کئے جاتے ہیں۔ اگر حضرات فقہائے کرام نے ان احادیث مقدسہ سے مسائل نکالے ہیں اور بیان کئے ہیں تو یقیناً ماننا پڑیگا کہ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں یہ احادیث احادیث ہیں اور قابل احترام واکرام اور لائق عمل ہیں۔ مسائل فقہیہ کا ماخذ ہیں۔

انگوٹھے چومنا فقہ کی روشنی میں

اب ملاحظہ فرمایئے! حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کتب فقہ سے عبارات جن سے مسئلہ اور بھی زیادہ واضح ہو جائیگا اور منافقین ومخالفین کو بھی مجال انکار نہیں رہیگی۔

میں ان کتب کو حوالے میں پیش کرونگا جن کتب کے حوالے منافقین ومخالفین بھی اپنی کتابوں میں عموماً پیش کرتے ہیں۔

مسئلہ نمبر(۱) يَسْتَحِبُّ اَنْ يَقُوْلَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ مِنْهَا قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرَيِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكُوْنُ قَائِدًا لَّهٗ فِي الْجَنَّةِ كَذَا فِيْ كَنْزِ الْعُبَّادِ قُهِسْتَانِيْ وَنَحْوُهٗ فِي الْفَتَاوَى الصُّوْفِيَّةِ وَفِيْ كِتَابِ الْفِرْدَوْسِ مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ عِنْدَ سِمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ

اللّٰهِ فِیْ الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُهُ وَمُدْخِلُهُ فِیْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ وَتَمَامُهُ فِیْ حَوَاشِیْ الْبَحْرِ لِلرَّمْلِیِّ۔

(ترجمہ) مستحب ہے یہ کہ کہا جائے پہلی شہادت کو سننے کے وقت صلی الله علیك یا رسول الله اور دوسری شہادت کو سننے کے وقت قرۃ عینی بك یا رسول الله۔ پھر کہے اللهم متعنی بالسمع والبصر دونوں انگوٹھوں کو دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد۔ اسلئے کہ جناب رحمۃ للعالمین انکی قیادت فرمائینگے جنت میں۔ ایسے ہی کنز العباد میں ہے اور اسی کے مثل فتاوی صوفیہ میں ہے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جس نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما اذان میں اشهد ان محمدا رسول الله سننے کے وقت تو میں انکی قیادت فرماؤنگا اور داخل فرماؤنگا جنت کی صفوں میں۔ اسکی مکمل بحث بحرالرائق کے حواشی رملی میں ہے۔ (ردالمحتار المعروف شامی جلد اول صفحہ ۲۶۷)

ناظرین کرام! یہ فقہ کی بہت ہی مشہور کتاب ہے۔ اپنے اور بیگانے سب ہی اس کتاب سے فتوے لکھتے ہیں اور اسکے حوالے پیش کرتے ہیں اور اس ایک حوالے میں چار کتابوں کے مزید حوالے منقول ہیں (۱) کنز العباد (۲) فتاوۂ صوفیہ (۳) کتاب الفردوس (۴) حواشی البحر للرملی۔ اتنی احادیث کریمہ اور اتنی فقہی عبارات کے بعد بھی انگوٹھے چومنے کا انکار قابل حیرت لائق مذمت ہے اگر غور کیا جائے تو ایک نکتہ سمجھ میں آتا ہے کہ انگوٹھا چومنے والی دعاؤں میں یارسول الله آتا ہے اور یارسول الله کہنا وہابی دھرم میں شرک ہے لہٰذا یہ دعائیں وہابیوں کے دھرم کیلئے موت کا ڈنکا وارنٹ ہیں۔ یہ نہ کہکر کہ یہ دعائیں نہ پڑھی جائیں بلکہ سیدھے سیدھے انگوٹھے چومنے ہی کا انکار کر دیا کہ نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری مگر۔ شعر:

ہمکو تو ہر حجاب میں آتے ہو تم نظر
دھوکہ وہ کھائے جو تمہیں پہچانتا نہ ہو

فقہ کی ایک اور مشہور و معروف کتاب کا حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیے:

مسئلہ نمبر (۲) اَنَّهُ يَسْتَحِبُّ اَنْ يَّقُوْلَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَتَيْنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ وَعِنْدَسِمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ اِبْهَامَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ فَاِنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ قَائِدًا لَّهٗ فِي الْجَنَّةِ وَذَكَرَ الدَّيْلَمِيُّ فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعاً مَنْ مَسَحَ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ الْاَنْمِلَتَيْنِ السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ تَقْبِيْلِهِمَا عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ وَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّاوَّبِالْاِسْلَامِ دِيْناًوَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِياً حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ وَكَذَارُوِيَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِمِثْلِهٖ يَعْمَلُ فِي الْفَضَائِلِ.

(ترجمہ) مستحب یہ ہے کہ کہے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی دونوں شہادتوں میں سے پہلی کے سننے کے وقت صلى الله عليك يارسول الله دوسری شہادت سننے کے وقت قرة عيني بك يارسول الله اللهم متعني باالسمع والبصر اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد اسلئے کہ جناب رحمۃ للعالمین ﷺ اذان میں نام سنکر انگوٹھا چومنے والے کی قیادت فرمانے والے ہونگے جنت کیطرف اور دیلمی نے بیان کیا ہے کتاب ''مسند الفردوس'' میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف سے مرفوعاً جس شخص نے شہادت کی انگلیوں کے پورے باطنی جانب سے آنکھوں کو لگائے چومنے کے بعد مؤذن کے اشهد ان محمدارسول الله کہنے کے وقت اور کہا اشهد ان محمداً عبده ورسوله رضيت بالله رباًوباالاسلام ديناً وبمحمدٍ صلى الله عليه وسلم نبياً تو حلال ہوگئی اسکے لئے میری شفاعت اور ایسے ہی سیدنا حضرت خضر علیہ السلام سے روایت کیا گیا اور اس جیسی حدیث پاک پر فضائل میں عمل کیا جاتا ہے۔ (طحاوی علی مراقی الفلاح صفحہ ۱۲۲)

ناظرین کرام! آشوب وہابیت کیلئے یہ سرمۂ شفا بھی خوب کہ اس قسم کی احادیث کریمہ پر فضائل میں عمل کیا جاتا ہے۔ یہ اسلامی قانون بیان کیا جارہا ہے تاکہ کوئی بدنصیب ان احادیث کریمہ کو ضعیف یا موضوع کہکر اپنے خبث باطنی کا اظہار نہ کرے۔

مسئلہ نمبر(۳) وَاعْلَمْ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ الثَّانِيَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سِمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يُقَالُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ ظُفْرِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ قَائِدًا لَهُ اِلَى الْجَنَّةِ۔

(ترجمہ) اور جان لے یہ کہ مستحب ہے کہنا دوسری شہادت میں سے پہلی کو سننے کے وقت صلی الله عليك يارسول الله اور دوسری شہادت کو سننے کے وقت قرة عيني بك يارسول الله کہا جائے اللهم متعني بالسمع والبصر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد اسلئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہونگے انکی قیادت فرمانے والے جنت کیطرف۔ (جامع الرموز صفحہ ۸۰)

مسئلہ نمبر(۴) اِعْلَمْ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُقَالَ عِنْدَ سِمَاعِ الْاُوْلٰى مِنَ الشَّهَادَةِ الثَّانِيَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعِنْدَ سِمَاعِ الثَّانِيَةِ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يُقَالُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ بَعْدَ وَضْعِ ظُفْرِ الْاِبْهَامَيْنِ عَلَى الْعَيْنَيْنِ فَاِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَائِدًا لَهُ اِلَى الْجَنَّةِ۔

(ترجمہ) اور جان لے یہ کہ مستحب ہے کہنا دوسری شہادت میں سے پہلی شہادت کو سننے کے وقت صلى الله عليك يارسول الله اور دوسری شہادت کو سننے کے وقت قرة عيني بك يارسول الله پھر کہا جائے اللهم متعني بالسمع والبصر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد اسلئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ انکی قیادت فرمائینگے جنت کیطرف۔ (تعلیقات جدیدہ حاشیہ تفسیر جلالین شریف صفحہ ۳۵۷)

ہر مسلمان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ فقیر قدیری نے جن احادیث کریمہ کو شروع میں لکھا ہے انہیں احادیث شریفہ کے حوالے سے یہ عظیم المرتبت فقہائے کرام رضی اللہ عنہم مسائل بیان فرما رہے ہیں۔ یہاں سے یہ بات بالکل دلنشین ہو جاتی ہے کہ ان فقہائے کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک یہ احادیث احادیث ہیں اور قابل احترام واکرام اور لائق عزت وعظمت اور حامل قدر و منزلت ہیں اور منافقین ومخالفین کا یہ کہکر کہ حدیث ضعیف ہے مسلمانوں کے دلوں سے احادیث کریمہ کی عظمت نکالنا ہے یہ انکے منافق ہونے کی روشن دلیل ہے اور واضح ثبوت ہے کیونکہ کوئی مسلمان مومن بہرحال حدیث پاک کی تحقیر و توہین نہیں کر سکتا اگر ایسا کر سکتا ہے تو وہ منافق ہی کر سکتا ہے۔

ناظرین کرام! آپ نے سنا ہوگا کہ ''گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے'' آج اس کہاوت کی زندہ مثال ملاحظہ فرمائیں۔ حدیث ضعیف حدیث شریف ہی ہوتی ہے۔ اب اس حقیقت کو مدرسہ دیوبند کے پہلے نوکر کی زبان سے جملوں کی روشنی میں پڑھئے۔ چنانچہ مولانا محمد قاسم نانوتوی کی حکایت ملاحظہ فرمایئے:

حکایت: ایک مرتبہ مولانا گنگوہی نے حاضرین مجلس سے کہا کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی کو گلاب سے زیادہ محبت تھی جانتے بھی ہو کیوں تھی؟ ایک صاحب نے عرض کیا کہ ایک حدیث ضعیف میں آیا ہے گلاب جناب رسول اللہ ﷺ کے عرق مبارک سے بنا ہوا ہے۔ فرمایا ہاں اگر چہ حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث۔ (ارواح ثلثہ ص ۲۷۲)

اس حوالے نے تو تمام وہابیت کی جڑ سے نوچ ڈالی اور اہلسنت کے مذہب حق پر مہر ثبت کر دی الفضل ماشهدت به الاعداء (ترجمہ) کمال یہ ہے کہ جس کی گواہی دشمن دیدے۔

ایک سوال چند جواب

سوال: ناظرین کے ذہن میں یہ سوال ضرور جنم لے رہا ہوگا کہ متعدد احادیث کریمہ متعدد عبارات کتب فقہ اور بزرگان کرام رضی اللہ عنہم کے تجربات ومشاہدات اسلامی کتب میں موجود ہیں کیا یہ منکرین ومنافقین کو نظر نہیں آئے اور ان دلائل باہرہ و براہین قاطعہ کے باوجود

اس مقدس عمل کا انکار کیوں کرتے ہیں؟۔

جواب نمبر(۱) فقیر قدیری جواباً عرض کریگا کہ قرآن کریم میں رب العالمین جل مجدہ نے بہت ہی واضح الفاظ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے اور خود جناب خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں" مگر اس دور میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار بھی کرتے مثلاً: مرزا غلام احمد قادیانی اور محمد قاسم نانوتوی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تو نبوت کا اعلان بھی کر دیا۔ اگرچہ محمد قاسم نانوتوی نے نبوت کا اعلان نہیں کیا۔ آج بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلے چانٹے اپنے آپکو احمدی یا قادیانی لکھتے ہیں اور محمد قاسم نانوتوی کے پیچھے اپنے آپکو قاسمی لکھتے ہیں حالانکہ قرآن عزیز اور احادیث طیبہ نے واضح الفاظ میں اس حقیقت کا انکشاف فرما دیا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خاتم النبیین اور آخری نبی ہیں آپکے بعد باب نبوت و رسالت بند ہے۔ مگر انکے بعد بھی نبوت کے مدعی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اسکا جواب قرآن عظیم ہی عنایت فرماتا ہے کہ:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ.

(ترجمہ) مہر لگا دی اللہ نے انکے دلوں پر اور انکے کانوں پر اور انکی آنکھوں پر موٹے پردے ہیں اور انکے لئے سزا ہے بہت بڑی۔ (بصیرۃ الایمان پارہ نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۶)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہو گیا کہ رب العالمین جل مجدہ منافقین کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور منافقین کے کانوں اور آنکھوں پر موٹے موٹے پردے ڈال دیتا ہے جسکی وجہ سے وہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عظمت و رفعت کے سلسلے میں کانوں سے بہرے اور آنکھوں سے اندھے اور مردہ دل ہو جاتے ہیں اور وہ حق بات کو نہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ سن سکتے ہیں اور نہ قبول کر سکتے ہیں کیونکہ یہ بات تو بالکل بدیہی ہے کہ جب قوت بصارت پر بھی پردہ اور قوت سماعت پر بھی پردہ اور خانہ دل بھی مقفل پڑا ہے تو سمجھنے اور ماننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

بس معلوم ہوگیا کہ ان احادیث طیبہ اور عبارات کتب فقہ اور بزرگان کرام رضی اللہ عنہ کے تجربات ومشاہدات کو نہ پڑھنا اور نہ سننا اور نہ سمجھنا اور انکار کرنا اس بات کا کامیاب ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان منافقین کے دلوں پر مہر لگادی ہے اور انکے کانوں اور آنکھوں پر بھاری پردے ڈالدیے ہیں اور آخرت میں ان منافقوں کیلئے عظیم عذاب بھی ہے۔

جواب نمبر (۲) اس مقدس عمل کے انکار کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ منافقین کے مذہب میں یارسول اللہ کہنا شرک ہے اور انگوٹھے چومنے کے سلسلے میں احادیث طیبہ اور عبارات فقہ میں عموماً جس دعاء کا ذکر آیا ہے اس دعاء میں دومرتبہ لفظ یا رسول اللہ آتا ہے جو منافقین کے مذہب میں شرک ہے۔ لہٰذا منافقین کے جھوٹے اور باطل مذہب کا جنازہ نکل رہا تھا۔ منافقین نے یہ تو کہا نہیں کہ یہ دعاء نہ پڑھی جائے بلکہ سرے سے انگوٹھے چومنے کا انکار کردیا یعنی اپنے جھوٹے اور باطل مذہب کو بچانے کیلئے حدیث پاک کی عظمتوں کا انکار گوارا کیا اور اس محبوب ومقدس عمل کا مذاق اڑانا قبول کیا۔

جواب نمبر (۳) اس عمل خیر کے انکار کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ منافقین عموماً علم سے کورے ہوتے ہیں نہ کتابیں پڑھنے کا ذوق وشوق ہوتا ہے نہ تحقیق وتفتیش کی لگن۔ چند کتابیں جو عام طور پر مدارس عربیہ میں رائج ہیں انکو اونا پونا پڑھ لیا اور قوم کو فیصلہ سنا دیا کہ یہ شرک ہے' یہ بدعت ہے' یہ حدیث سے ثابت نہیں۔ یہ ساری باتیں لاعلمی وجہالت یا کم علمی کم عقلی کی پیداوار ہیں۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ بے پڑھا لکھا یا معمولی پڑھا لکھا یا بے وقوف قسم کے انسان سے کوئی سمندر کے کنارے سوال کرے کہ کیا اس میں جواہرات ہیں؟ تو یہ بے وقوف وبے علم پکار اٹھے گا نہیں یہاں تو صرف پانی ہی پانی ہے۔ یہ جواب اس بے وقوف وبے علم نے اسلئے دیا کہ اسکے پاس سطحی نظر ہے تحقیق وتدقیق سے اسکا کوئی واسطہ نہیں۔ اگر یہی بات کسی ذی علم اور صاحب عقل وہوش سے معلوم کیا جائے تو فوراً پکار اٹھے گا اس میں بیش قیمت جواہر ہیں اور نہ جانے کیا کیا مولا کی نعمتیں موجود ہیں۔ بالکل یہی مثال مومن اور منافق کی ہے اگر آپ منافق سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عظمتوں کے بحر ذخار کے بارے میں

سوال کرینگے تو وہ صرف اللہ کے عاجز، مفلس وقلاش بندے ہیں اگر چہ صاحب نبوت ورسالت ہیں لیکن اگر مومن سے یہی سوال کرلیا جائے تو عظمت رسول ﷺ کے سمندر کے جواہر کی جھلک دکھائیگا جس سے سامع کا ذہن ودماغ عشق رسول کے مرکز پر مرکوز ہو جائیگا۔

ناظرین کرام! اگر آپکے خانۂ دل میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی الفت ومحبت عظمت ورفعت کا آفتاب پوری آب وتاب کے ساتھ جگمگا رہا ہے اور آپکے قلب وجگر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی غلامی وعقیدت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحرِ ذخار موجزن ہے تو آپ ہر اس عمل کو اپنایئے جس سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عظمت ورفعت کا اظہار ہوتا ہے تاکہ منافقین کے ناپاک عزائم خاک میں مل جائیں کیونکہ منافقین کا مشن یہی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عظمت ورفعت کا جنازہ نکل جائے یہی تو وجہ ہے کہ منافقین ہر اس کام کو جس سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہو کبھی شرک کہدیتے ہیں کبھی بدعت اور کبھی ناجائز۔

ناظرین! معیار بھی بنالیجئے کہ جو شخص ان احادیث طیبہ کا منکر ہو یا ان مقدس اعمال کا مذاق اڑاتا ہو یا تردید کرتا ہو یا بُرا سمجھتا ہو جن سے عظمت نبی کا اظہار ہوتا ہے وہ یقیناً منافق ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور انکے غلاموں کا مخالف ہے اور وہ مسلمان کی صورت میں بے ایمان ہے اور وہ اصلی مسلمان نہیں بلکہ ڈالڈا اور بناسپتی ہے اور اسکے دل میں جلوۂ حق جلوہ گر نہیں بلکہ دیوبند ہے۔

خبط عجیب

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ "جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسکو دین میں فقیہ بنادیتا ہے" مگر وہابی دھرم میں یہ عجیب خبط سوار ہے کہ انگوٹھا چومنے کے سلسلے میں ایک لمبی کہانی تیار کی ہے کہ ابتداء میں ایک فقیہ نے اس حدیث شریف سے دھوکے اور غلطی سے مسئلہ کا استنباط کرلیا اور اسوقت سے لیکر ابتک کے تمام فقہائے کرام آنکھ بند کرکے اسکو نقل کرتے رہے ہیں اور یہ تمام حضرات سمجھ بوجھ سے دیوالئے ہوگئے

تھے۔ گویا کہ ایک بھیڑ کنویں میں گئی تو باقی بھیڑیں بھی کنویں میں گر گئیں۔ اسکو صرف اور صرف خبط ہی کہا جا سکتا ہے۔ کتاب ''قبائل انتخاب عرف انگوٹھے چومنا'' میں فقہی عبارات کی بھرمار نے گیاوی کے ہوش اڑائے اور وہ اس درجے میں آ گئے۔ شعر:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

اپنے آقاؤں کی پگڑی جہالت کو بچانے کیلئے حضرات فقہائے اسلام کی دینی پگڑی اچھالنے کی کیسی گندی سازش کی ہے۔ اگر حضرات فقہائے کرام کا ایسا ہی تعارف کرایا گیا تو چند ہی سالوں میں اسلام کے ان محسنوں کا مذاق سرعام اڑایا جائیگا۔ گیاوی کو تو ابھی یہ بھی معلوم نہیں کہ انکے آقا نے تو بہانگ دہل اعلان کر دیا ہے'' حدیث ضعیف ہے تو حدیث ہی''۔

کوؤں کی کائیں کائیں

ایک کوا بولا کہ پورے گروہ نے کائیں کائیں شروع کر دی وجہ چاہے کچھ نہو۔ اسی طرح وہابیوں کا حال ہے کہ اگر کسی نے ایک سُر نکالا تو سب نے اپنے دھرم کی معراج سمجھ کر سُر میں سُر ملانا شروع کر دیا مثلاً ایک حکیم جی نے خبط الایمان میں لکھا کہ اذان میں انگوٹھا چومنے کے بارے میں اونی پونی حدیثیں ہیں بھی مگر اقامت میں نام رسول سنکر انگوٹھا چومنے کی تو کوئی اونی پونی حدیث بھی نہیں ہے تو اب کھکھو سے گیا تک کے تمام وہابی کائیں کائیں کر رہے ہیں اور ان علم کے یتیموں کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ شریعت اسلامیہ میں اذان کو تو اذان کہتے ہی ہیں تکبیر کو بھی اذان کہتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں بھی ایک حدیث شریف ایک شرح حدیث کی عبارت اور ایک فقہ کی عبارت پیش کر رہا ہوں کہ اس کائیں کائیں کا بھی سدباب ہو جائے اور مسلمان جان لے کہ وہابی مولوی عام طور پر علم سے کورے ہوتے ہیں۔

حدیث شریف: قال رسول الله عليه وسلم بين كل اذانين صلوٰة بين كل اذانين صلوٰة ثم قال في الثالثة لمن شاء.

(ترجمہ) پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، پھر فرمایا رسول اللہ نے تیسری مرتبہ میں، اسکے لئے جو چاہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، بحوالہ اذان ثانی کا فقہی حکم صفحہ ۲۳)

اس حدیث شریف کی شرح بھی ملاحظہ فرمائیں۔

شرح حدیث شریف: دو اذانوں سے مراد اذان و اقامت ہے۔

(مراۃ ج اص ۴۱۲ بحوالہ اذان ثانی کا فقہی حکم صفحہ ۲۳)

مذکورہ ای حدیث شریف کو ثبوت میں پیش کرتے ہوئے فقیہ سنی حنفی فرماتے ہیں۔

لان الاقامة تسمیٰ اذاناً کمافی الحدیث بین کل اذانین صلوٰة۔

(ترجمہ) اسلئے کہ بیشک اقامت' کہ نام رکھا جاتا ہے اذان' جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے"۔ (فتح القدیر، اذان ثانی کا فقہی حکم صفحہ ۲۳)

یہ قلعہ بھی زمیں بوس ہو گیا کہ جو حدیثیں ہیں بھی تو وہ اذان سے متعلق ہیں۔ اقامت کے بارے میں تو ٹوٹی پھوٹی بھی کوئی حدیث نہیں ہے۔

رب العالمین جل مجدہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے طفیل ہمیں اپنا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور اپنے تمام ہی نیک بندوں کا مطیع و فرمانبردار بنائے اور مذہب اہلسنت و جماعت اور مسلک حنفی پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

یارب العالمین بجاہ سیدنا رحمة للعالمین

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین

ابو الانتساب

سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری

عفا عنہ البصیر

یکم نومبر ۲۰۰۸ء